

فَقِيْر كَيِّ لِّلْكَارِ !

دور رسالت سے لے کر آج تک دشمنانِ اسلام کی اسلام
اور مسلمانوں کے خلاف عالمی سطح پر زہریلی سازشیں جاری ہیں۔ ان ہی سازشوں کے
نوہریلے اثر سے آج ملت اسلامیہ کا تیرہ اترہ بکھرا پڑا ہے۔
دشمنانِ اسلام کی سب سے بڑی سازش یہ ہے کہ مسلمانوں کے
دلوں سے محبت و عشق اور عظمتِ رسول اللہ ﷺ مٹا دی جائے تاکہ ان میں جدوجہاد
ختم ہو جائے۔ تاکہ ان ۴

پس جب رسول اللہ کو گھٹانے اور مٹانے کے لیے کہیں نبوت کا
دعوئی کروایا جا رہا ہے اور کہیں صرف توحید کی رکاوٹ لگائی جاتی ہے۔ اور کہیں
فروعات کو شرک و بدعت اور کفر کہہ کر امت کو توڑا اور بھوڑا جا رہا ہے۔
آج ہر مخلص عالم دین سے یہ تفریق دست بستہ عرض کرتا ہے
کہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں محبت اور عظمتِ رسول اللہ پیدا کرنے کے لیے جدوجہد
جہاں جان توڑ کر کوشش کی جائے۔ جیسے ہی مسلمان کے دلوں میں محبت و عظمت
رسول اللہ پیدا ہو جائے گی۔ تو مسلمان کے سر پھر سے بلند ہوں گے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

حقیر فقیر غلام نبی شاہ نقشبذی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جان دیکر صور پھونکا، نعرہ تکبیر کا رنگ بگرا کر دیا ایمان کی تصویر کا

میدانِ کربلا

میدانِ کربلا | کربلا کا میدان خراق کے علاقے میں دریائے فرات کے ساحل پر واقع ہے اس میدان میں آلِ نبی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بڑی بے رحمی شقاوت اور قسادت کے ساتھ قتل عام کیا گیا تھا۔

میدانِ کربلا میں کیا ہو ا کیوں ہو ایہہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ یہہ نور و ظلمت کا ٹکراؤ اور حق و باطل کی گھمسان لڑائی تھی اور اس قتل سے لا تعداد مقالے، کتابیں اور تواریخ میں لکھی گئی ہیں۔ اور آئندہ بھی لکھی جاتی رہیں گی۔ کربلا کے میدان میں نظامِ ہر مسلمانوں کی آپسی لڑائی نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں منافقین اور مومنین کا ٹکراؤ تھا۔

منافقین یہ ظاہری طور پر صورتِ شکل چال چلن اور طور طریقوں سے مسلمان ہی نظر آتے ہیں لیکن ان کے باطن میں اللہ۔ رسول اللہ و آل رسول اللہ اور اولیائے کلام سے بغض و عناد اور دشمنی پوشیدہ رہتی ہے۔

آئیے خود تاریخِ اسلام سے ہی سوال کریں آئے تاریخِ اسلام!

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بنیاد کس نے بنائی؟

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو کس نے زہر دیا؟ کربلا میں
اہل بنی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا قتل، ام کس نے
کیا؟ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ، کوبا الجبر زہر دلوانے والا
کون تھا؟ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو کورے
کس نے لگوائے؟ ہندوستان میں میر جعفر میر صادق نے کس کے
ساتھ عذاری کی مٹی؟ میسور کے شیو سلطان کے ساتھ کس نے
بے وفائی کی؟ مہر کے حسن النبا اور دکن کے قائد ملت کو کس نے شہید
کیا؟ حیدرآباد پر پولیس ایشن میں عذاری کا پارٹ کس نے ادا کیا؟

اسلام کی سہری تاریخ نے جواب دیا مسلمانو! اسلام کو جب کبھی جہاں کہیں

دھکے پہنچا دیے ہیں، چند نام نہاد مسلمانوں کی عذاری اور دغا بازی سے ہی پہنچا ہے۔
نام نہاد مسلمان بظاہر تو مسلمان نظر آتے ہیں، لیکن ان کے باطن مشرکین کے باطن سے
عجب زیادہ تاریک ہوتے ہیں، ایسے مسلمانوں کو شریعت محمدی میں منافق کہا گیا
ہے۔ جن کے متعلق قرآن پاک کے پہلے پارے کی ابتدائی آیات میں کھلا فیصلہ موجود ہے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا
هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝

مطلب یہ کہ جو لوگ صرف خدا اور قیامت پر ایمان کا دھندلہ ورہ پیٹتے پھرتے

ہیں وہ ایمان دے نہیں ہیں!

حالانکہ حب رسول اللہ ہی ایمان کی بنیاد ہے اور آل رسول اللہ اور اولیائے کرام

سے محبت عقیدت اور احترام بھی جزوئے ایمان ہے۔

پس نام نہاد کماؤں سے ہی مذہب اسلام کو اکثر و بیشتر دھکے پہنچا ہے۔

کئی نے کیا خوب کہا ہے

چھلے جگر کے پھٹ پڑے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گھر کے چراغ سے

کر بلا کے میدان میں بھی یہی دو گیموں میں ٹکراؤ ہوا ہے مومنین کے سردار

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ اور منافقین کے سردار یزید ابن زیاد اور سحر وغیرہ تھے۔

حسینی قافلہ حسینی قافلہ کوئی منافقین نے دھوکہ دیکر بلایا اور میدان کر بلا میں پڑاؤ دلنے پر مجبور کر دیا یہ قافلہ صرف (۲۰۰) افراد پر مشتمل تھا جس میں بچے بڑے عورت اور مرد بلکہ شہر خوار بچے بھی شامل تھے جن کے پاس نہ قاعدہ تھا نہ تھیار تھے۔ اور نہ ہی سامانِ رسد تھا بلکہ حسینی قافلے کی حیثیت بالکل مسافریں کی حیثیت تھی۔

یزیدی لشکر یزیدی لشکر ملک شام سے منظم طریقے پر حسینی قافلہ کو گھیرا ڈالنے کے لئے آیا۔ جس کی تعداد ۲۲ ہزار سے زیادہ تھی جس کے ساتھ بے حساب جنگی سازوسامان اور بڑے بڑے تھیار بھی تھے اور کئی گھوڑے سوار فوج کے علاوہ ماہر تیر انداز بھی فوج میں کثرت سے موجود تھے۔

آرامش ۱۳ / محرم ۶۱ میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کر بلا کے میدان میں قدم رکھتے ہی دشمنوں کے تیور دیکھ کر سمجھ گئے کہ مجھے اس مقام پر سخت ترین امتحان دینا ہے۔ چنانچہ یہی کہ کر بلا کا میدان زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ اے بہری نبی کے قوا سے یہاں تم کو پیغمبروں کی طرح آدمیا جا ملے گا۔

كَلْبًا مَوْلَاكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَلَقِصَّ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۝ وَلِشَاءِ الصَّابِرِينَ پس میدان کر بلا میں آپ اپنی بیوی حضرت بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا کو بلا کر صاف ارشاد فرمایا کہ شہر بانو! تم اپنے بچوں کو لے کر واپس چلی جاؤ مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں مجھ پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹنے والے ہیں تم آفت و مصیبت اٹھانے سکوگی۔ اور جو کچھ ہوگا اس کو انشاء اللہ تعالیٰ میں برداشت کر لوں گا۔

جان ویتا ہے سلمان وعدہ دیدار پر رخصت کر تلے مجاہد تیخ کی جھنکار پر نیک بیوی حضرت امام عالی مقام کی یہ باتیں سن کر حضرت بی بی شہر بانو نے عرض کیا اے میرے سہرتاج!

میں خوشحالی آدام اور راحت میں آپ کے ساتھ رہی ہوں تو مصیبت اور آفت میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گی۔ آپ کے ساتھ رہنے میں مجھ پر مصیبتوں کے طوفان بھی آجائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ صبر کروں گی۔ بہر حال ہر حال میں میں آپ کے ساتھ رہوں گی اے امام!

اگر آج آپ کو مصیبتوں اور آفتوں میں چھوڑ کر چلی جاؤں تو کل قیامت میں میری ساس حضرت بی بی فاطمہؑ کو کیا صورت دکھاؤں گی اور کیا جواب دوں گی۔

الغرض حضرت بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کو امام عالی مقام پر قربان کرتے ہوئے مسلسل بھوک و پیاس اور کمر لکے کی آفتیں برداشت کرتے ہوئے آخری دم تک ساتھ رہے۔

حضرت بی بی شہر بانور رضی اللہ عنہا
بی بی شہر بانور رضی اللہ عنہا | بادشاہ نوشیروان عادل کی پوتی تھیں حضرت

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب ایران فتح ہو گیا تو آپ مال غنیمت کے تحت گرفتار ہو کر آئیں حضرت خلیفہ دوم نے یہ کہتے ہوئے امام عالی مقام کے نکاح میں دیدیا کہ بی بی شہر بانو آج تک دنیاوی بادشاہ کی پوتی تھیں آج سے دین کے بادشاہ کی بیوی رہیں گی۔ حالانکہ کئی لوگوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے نکاح میں لے لیں یا کم از کم اپنی بہو ہی بنا لیں۔ لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے اور اپنے بیٹے سے زیادہ آل نبی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرار دے کر امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیدیا۔ کہہ بلا کہ میدان کو بلا پہلے ہی بڑا ہولناک اور بنجر علاقہ تھا۔ جہاں نہ گھاس نہ درخت اور نہ پانی بلکہ ہر طرف سخت اور پتھر ملی زمین اور وحشت کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا۔ جیسے ہی دھوپ تیز ہوئی۔ غرب کی گرمی موسم کی سختی اور جھلسا دنے والے لوہ کے تھپتھپے اور گرم گرم ریت کی بھاپ کی وجہ سے کہہ بلا کا میدان قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جیسے ہی سورج سر پر آ گیا حسینی قافلے کی عورتیں بچے اور بچیاں چھٹنے چلنے لگیں۔ !

واعلیٰ اہل افاطمة ابا و امحمد ایا

ان جگر خراش چیخوں سے کہہ بلا کا لوق دق میدان گونج اٹھا۔

دنیا و بی لالچ | ۳/ محرم ۱۱۰۶ء کو حسینی قافلے کو کہہ بلا کے میدان میں قید کر کے ترسایا اور تڑپایا جا کر یزید کے نمائندے امام عالی مقام

کو دنیاوی لالچ دینے لگے۔

اے امام!

یزید کے ہاتھ پر چھوٹے دل سے ہی صحیح بیعت کر لو، تم کو منہ مانگی دولت دی جائے گی۔ سب سے بڑا عہدہ دیا جائے گا، ریش کے لئے اونچے اونچے محلات دیئے جائیں گے۔ آپ جو چاہو عطا کیا جائے گا۔ الغرض یزیدی فوج سے ۳/ محرم سے ۶/ محرم تک ہر قسم کی لالچ دی جاتی رہی۔

حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے یزیدی لشکر کی ہر لالچ کو ٹھکر کر منہ توڑ جواب دیا۔ کہ مجھے کانٹوں پر سونا گوارہ ہے۔ آگ میں جلنا پسند ہے۔ لیکن خدائی احکام توڑنے والے فاسق و فاجر صحیبت کرنا منظور نہیں ہے۔

پس امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ اٹل فیصلہ سننا ہی تھا۔ کہ یکایک یزیدی لشکر سخت برہم ہو گیا۔
بزم باطلی تیرا غرہ سن کے ہمو گئی
یا حسین! تیری خونیں آستیں ملت کا پرچم بن گئی

یزیدی لشکر نے دیکھ لیا کہ کربلا کی دھوپ اور گرمی کی ترپ پانی پر پہرہ اُسے حسینی قافلہ مرعوب نہیں ہو رہا ہے اور امام عالی مقام اپنے فیصلہ پر اٹل ہیں۔ لہذا پانی پر سخت پہرہ لگا دیا جا کر باضابطہ اعلان ہونے لگا۔
جانوروں کو پانی دیا جائے
درندوں کو پانی دیا جائے
مشرکین کو پانی دیا جائے
اور کافروں کو بھی پانی دیا جائے

لیکن ساقی کوثر کے نواسے کو ایک قطرہ پانی بھی نہ ملنے پائے۔!

بدنما داغ | اللہ اکبر! عرب کی جہان فوازی سارے عالم میں مشہور ہے۔ لیکن یہاں یزید یوں نے ساقی، کوثر، شفیع روز محشر کے خاص لاڈلے نواسے اور نواسیوں کے پورے خاندان کو یعنی

آل بنی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ اعلیٰہم اجمعین کے کنبہ کے ایک ایک فرد کو ایک ایک بچی کو ایک ایک شیر خوار کو اتنا بھوکا اور پیاسا کر دیا جابا ہے کہ ہر ایک کی زبان پر پیاس کی شدت سے کانٹے پڑ گئے ہیں۔

ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ خشک ہو چکا ہے۔ انھوں صدافوں کہ یزید یوں نے حسینی قافلے پر پانی بند کر کے اپنی پیشانیوں پر بدنما داغ لگا لیا۔ جو قیامت تک نہیں مٹ سکتا۔

یزیدی چاہتے تھے کہ امام عالی مقام کو بھوکا پیاسا کر دیا جائے تو مجبور ہو کر یزید سے بیعت کر لیں گے۔ لیکن امام عالی مقام نے ہر بار یہی اعلان فرمایا کہ

فاسق و فاجر خدائی احکام توڑنے والے مسلمانوں کا خلیفہ نہیں بن سکتا۔!

لے ساحل فرات کے پیاسے ترے نثار

اے آخری بنی کے نواسے میرے نثار

خون آشام تلواریں | یزید یوں نے حسینی قافلے کے ایک ایک فرد کو ترسا کر اور ترپا کر دیکھ لیا کہ امام عالی مقام بھوک پیاس

کی شدت سے بھی جھوٹے ہو رہے ہیں۔ تو دس ہزار تلواریں نیام سے باہر آ گئیں اور
(۱۲) ہزار سے زیادہ چوٹی بھالے امام عالی مقام کے خون سے پیاس بجھانے
کے لئے آگے بڑھنے لگے۔ امام عالی مقام نے لشکر کا خطرناک تیور دیکھ کر آپ
نے اونہی طلب فرمائی اور قرآن کریم کھول کر مجاہدانہ خطبہ دینا شروع کر دے
تاکہ محبت مکمل ہو جائے۔

آئین جوان مروی حق گوئی دے باکی

اللہ کے شیر دل لکھ آتی نہیں رو باہی

شیر خدا کے شیر امام عالی مقام نے اونٹنی پر قرآن کھول کر اپنی
ایمان کامل اگر جتنی ہوئی آواز میں ۲۲ ہزار شامی لشکر کو مخاطب کر کے کہا۔

اے لوگو! تم سب اچھی طرح جانتے ہو کہ روئے زمین پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا میں ہی خاص نواسہ ہوں۔ اور صیب سے زیادہ مجھے رسول اللہ
کی صحبت نصیب ہوئی ہے۔ اور ان کی پاک صحبت اور تربیت کی وجہ
سے میرے دل میں کامل ایمان موجزن ہے۔

اے لوگو!

جلد بازی نہ کرو سوچ لو کہ میرا خون کرنا تم پر حرام ہے! میں حق

پر ہوں!! کیا تم لوگوں کو میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی وہ حدیث یاد نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ

اگر تم کسی کو برا کام کہتے ہوئے دیکھو تو فوراً ہاتھ سے روک دو اگر تم میں اتنی طاقت نہیں ہے تو زبان سے اس کام کو برا کہو اگر تم زبان سے نہ کہہ سکو تو کم از کم دل سے برے کام کو برا سمجھو اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔
اے لوگو!

میرے دل میں کامل ایمان موجزن ہے۔ اور میرے سامنے یزید خدائی احکام کو توڑ رہا ہے میں کیسے خاموش دیکھ سکتا ہوں۔

مومن کی للکار اے لوگو! مجھے پیسا اور بھوکا تر پایا جاسکتا ہے لیکن میرا ایمان کمزور نہیں کیا جاسکتا۔ اے لوگو! میرا سرکٹ سکتا ہے لیکن باطل کے آگے جھک نہیں سکتا۔ !!

امام عالی مقام کے گرجدار اور مجاہدانہ خطبے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ اسلام کی حفاظت کے لئے پورے روئے زمین پر آپ اکیلے ہی باطل کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

لے کر مقتل نبوت کے اکیلے پاسبان
ختر جنگ گونجے کی تیرے خشک ہونٹوں کی اناں

حق کی پکار! حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے تنہا اور بے باک اور مجاہدانہ اعلان سے شامی لشکر میں ہلچل مچ گئی۔ ہر ایک کے دل میں امام عالی مقام کی صداقت اترنے لگی۔ سارے (۲۲) ہزار شامی لشکر چرسناٹا طاری ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ سارا شامی لشکر حسینی قافلے میں آکر

مل جاتا لیکن یزیدی سپہ سالاروں نے مکاری کے اپنی فوج کے سپاہیوں کو تلواریں دکھا دکھا کر دھمکانا شروع کر دیا۔

بالآخر یزیدی فوج کے مشہور سپہ سالار حضرت محمد بن رباحی گھوڑا دوڑاتے ہوئے حسینی قافلہ میں آکر مل گئے اور امام عالی مقام کی حمایت میں یزیدی لشکر گزرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

معصوم مجاہدین | حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا نے شامی لشکر کے تینوں دیکھے تو سمجھ گئے کہ یہ سارا لشکر میرے بھائی حسین پر بلائے ناگہانی بن کر ٹوٹنے والے ہیں۔

لہذا آپ نے بھی اپنے معصوم بچوں کو حق و صداقت پر قربان کرنے کے لئے اپنے بچوں کو جن کا نام حضرت عون اور حضرت محمد ہے جنگی لباس پہنایا چھوٹے چھوٹے ہتھیار ہاتھوں میں دیئے اور بیچ میدان کر بلا میں حق و صداقت کا اعلان کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔

جس وقت یہ معصوم مجاہدین کر بلا کے میدان کی طرف جا رہے تھے مال نے آخری مرتبہ اپنے سینے سے لگایا لاڈویسار سے آخری بوسے دیئے اور فرمایا میرے لاڈلو!

آج میں تمہارا دودھ بخش دی۔

میرے بیٹو!

تلواروں کے سایہ میں حق و صداقت کا اعلان کر دو۔

خبردار!

دشمن کو پیٹھ نہ دکھانا! سینہ تان کر میدان جنگ میں اعلان کرنا
 کہ خدائی احکام توڑنے والا مسلمانوں کا خلیفہ نہیں بن سکتا۔ ہم ٹکرے
 ٹکرے ہو جائیں گے لیکن یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں گے۔
 شہد اس دار فانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
 زمین پر چاند تاروں کی طرح تابندہ ہوتے ہیں

چچن رسول اللہ کے دو بھول | حق و صداقت کے پرستار چچن رسول اللہ کے
 دو بھول حضرت سیدہ بی بی زینب کی
 زندگی کا سہارا حضرت عوی اور حضرت محمد رضی اللہ عنہم میدان کربلا میں
 پہنچے اور بڑی دلیری سے اعلان کرنے لگے۔

اے لوگو! یہ کیسی بدی میں تیرے گرو۔ آل رسول اور دشمن رسول کو ہم بھانپتے۔
 خدائی احکام توڑنے والا اسلام کا خلیفہ کیسے بن سکتا ہے؟
 اے لوگو!

فاسق و فاجر کو رسول اللہ کی گدی پر کیسے بٹھاؤ گے؟
 ہم کو لٹنا اور کھٹنا پسند ہے لیکن یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنا منظور
 نہیں ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معصوم نواسے میدان
 کربلا میں پوری قوت سے حق و صداقت کا اعلان کر رہے تھے۔ رادھہ شمر ذی الجوشن
 قہقہہ قہقہہ بلند کرتا ہوا آگے بڑھ گیا اور معصوم شہزادوں پر تلوار اٹھا دیا۔

واللہ!! ہوا میں سناٹا طاری ہو گیا۔!

زمین لرز گئی! پرندے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دشمنوں کی آنکھوں سے بھی آنسو ٹپکنے لگے۔ لیکن شمر کے سینے میں دل نہیں تھا کالاً یہ تھا۔ شمر کی تلوار نے بی بی زینب کی گود خالی کر دی۔ حسین رضی اللہ عنہ دوڑے اور کہا اے شمر کاش!! ان محصوروں کو قتل کرنے کی بجائے گرفتار کر لیا جوتا۔

ہائے ہائے تو نے آل رسول کے محصوروں کو تہ تیغ کر دیا۔ یہہ کہتے ہوئے امام عالی مقام نے دونوں محصور لاشوں کو اپنے دونوں کندھوں پر اٹھائے ہوئے اپنے خمیوں کی طرف آئے اور بہن کو آواز دی! زینب!! شمر نے تیسرے ہرے بھرے حین کو آگ جاڑ دیا! تیرے بچے نانا جان کے دربار میں پہنچ چکے ہیں۔ صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حضرت پیدہ بی بی زینبؓ یہہ دل چھوڑ دینے والی خبر سن کر سجدے میں گر گئے اور گریہ کرتے ہوئے دعا کرنے لگے اے اللہ! مجھے صبر عطا فرما! حضرت عباسؓ کی شہادت شروع کر دیا۔ ادھر حسینی قافلے میں پیاس کی وجہ العطش العطش کی دل ہلانے والی آوازیں آرہی تھیں۔ یہہ دیکھ کر حضرت عباسؓ علمبردار رضی اللہ عنہ اٹھے اور امام عالی مقام سے اجازت لے کر پانی لینے کے لئے دریائے فرات کے پہرے کو توڑ کر مشق میں پانی بھر لئے

اور واپس ہونے لگے۔ یزید یوں نے یہ منظر دیکھ کر سارے لشکر کو حرکت دیدی اور کہا کہ خیر دار! حسینی قافلہ میں پانی کا ایک قطرہ بھی جانے نہ پائے۔ لہذا ۱۲ ہزار شامی لشکریوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر تیروں کی بارش کر دی جس سے پانی کا مشق اور آپ کا سارا جسم جھپٹتی ہو گیا اور آپ وہیں شہید ہو گئے آپ کی شہادت سے دشمن خوش ہو گئے لیکن خدا کی قدرت مکرانی کہ ان کو دائمی حیات مل گئی ہے

شہادت پانچ مہتی زندہ جاوید ہوتی ہے

یہ رنگین شام صبح غدیر کی تمہید ہوتی ہے

آل رسول کا قتل عام حضرت عباس علیہ السلام رضی اللہ عنہ کی شہادت سے حسینی قافلے کی کمر ٹوٹ چکی تھی حسینی قافلہ میں

کھرام چھا ہوا تھا لیکن ظالم حسینی قافلے پر ستم ڈھانے کے لئے بڑی دھیدہ دلیری سے حسینی قافلے میں گھسنے لگے۔ اور ہر طرف قتل عام کو نا شروع کیا اور ظلم کی انتہا یہ ہوئی کہ حسینی قافلے کے ڈیرے بھی جلا ڈالے

مورخین کا قلم لند رہا ہے آل بنی اوداد علی پر جس بے رحمی و شقاوت اور قساوت کے ساتھ قتل عام کیا جا رہا تھا ان مناظر کو کوئی روشنائی سے لکھا جائے۔ جناتوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ پرندے بھی کربلا کی طرف پرواز کرنے لگے۔ جہاں جہاں عاشقان اہل بیت کو اطلاع ملی پس اسی حالت میں لوگ میدان کربلا کی طرف دوڑ پڑے۔

بوڑھے اپنی لکڑیاں ٹپکتے ہوئے کربلا کے میدان میں آگئے۔ بوڑھیاں

اپنی لائیں سے یزیدوں پر ٹوٹ پڑیں۔ تاریخ اسلام میں خون سے لکھا ہوا ہے کہ
سترہ دن کے دولہا دولہن بھی اپنا گھر چھوڑ کر میدان کر بلا میں آگئے اور ہر ایک شہادت
کی منزل کی طرف جاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

السَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا سَبِطَ رَسُولِ اللّٰہِ !

اور امام عالی مقام ہر ایک کو جواب دے رہے تھے۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ !

میدان کر بلا میں سب کے سب عاشقانِ اہل بیت شہید ہو گئے اب

خاندانِ نبوت کی باری تھی۔

حضرت قاسم حضرت یزیدنا امام قاسمؑ جو حضرت یزیدنا امام حسنؑ کے لاڈلے
ساجزادے تھے آپ بھی حق و صداقت پر قربان ہو کر
صداقت کو آشکارہ کر ڈالا۔

آشکارہ کر دیا باطل ابھر سکتا نہیں موت سے بھی دندہ جاوید مگر سکتا نہیں

حضرت یزیدنا علی اکبرؑ جو حضرت یزیدنا کالی مقام کے فرزند
حضرت علی اکبرؑ میں آپ نے اپنے تایا زاد بھائی کی شہادت کا منظر

دیکھ کر آپ کے دیر کے صبر میں طوفان آگیا آپ بھی اجازت لے کر شہادت گاہ

میں پہنچے اور دنگے کی چوٹ صداقت کا اعلان کر دیا پس آپ کے حق و صداقت

کے اعلان پر دشمن آپ پر ٹوٹ پڑے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اٹھارہ سالہ علی اکبر

بی بی شہر بانو کا اصل خون میں لال ہو گیا جب آپ گھوڑے سے زمین کی طرف پڑھاں

ہو کر گر پڑے حسینی قافلے میں کھرام مچ گیا اسی اثنا میں ایک پریشان حال خاتون

دیوانہ وار ڈیرے سے باہر آگئیں۔ اور کربلا کے میدان کی طرف ہائے محنتیہ اہائے
بھائی! کہتے آگے بڑھنے لگیں۔

دشمنوں کا بیان ہے کہ جیسے ہی علی اکبر برہمچھی کھا کر گرے حسینی قافلے
کے ایک بڑے ڈیرے کا پردہ ہٹا اور ایک خاتون جن کے بال بکھرے ہوئے تھے
آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں بہہ رہی تھیں پریشان حالی میں ہاتھ پھیلائے ہوئے
اس انداز سے باہر آگئیں کہ اس منظر کو دیکھ کر ہمارے دل پھٹنے لگے۔ حضرت
امام عالی مقام نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ڈیرے میں لے گئے دریافت پر معلوم ہوا کہ
یہ حضرت بی بی زینب بنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

پیا سا شیر خوار | اسی استاد میں حضرت بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا امام عالی مقام کو آواز
دی کہ اے میرے سرتاج! میری گودی کا لعل۔ شیر خوار علی اصغر
بھوک پیاس سے نہ ٹھہال ہو رہا ہے اور زبان پر کانٹے پڑ چکے ہیں۔ اگر پانی نہ پلایا
جائے تو یہ دم توڑ دے گا۔

علی اصغر کو لے جاؤ اور دشمنوں سے کہدو کہ لڑائی تو ہم بڑوں سے ہے اس
معصوم شیر خوار کی پیاسی زبان خمر و سعد اور شمر کو دکھا دو اور پانی پلا لاؤ۔
اے مرے سرتاج! یہ میری پہلی اور آخری فرمائش ہے اس کے بعد آپ
سے میں کوئی فرمائش نہیں کروں گی۔

اپنی رفیقہ حیات بی بی شہر بانو کی پہلی اور آخری فرمائش پر امام عالی مقام
پیلے سے علی اصغر کو میدان کربلا کی طرف لے گئے اور کہا کہ اس معصوم بچے کو پانی
پنا کو ثواب حاصل کر لو۔

شمر نعین جن کے سینے میں دل نہیں تھا بلکہ کالا پتھر تھا اور آل شیر خوار کی شہادت | رسول کے حق میں فرعون بے سامان بنا ہوا تھا بچائے چند قلعے پانی پلانے کے حرم تیر انداز کو اشارہ کرتا ہے کہ ایسا تیر چلا کہ علی اصغر کے دونوں شہرہ رگ کٹ جائیں۔

شمر نعین کے اشارے پر حرم تیر ایسا تیر مارتا ہے کہ علی اصغر کے چھل میں پیوست ہو جاتا ہے۔ پس رسول اللہ کا پیارا نواسہ آسمان کو اپنی سوکھی زبان تین مرتبہ دکھاتا ہے اور ایک سحلی کے ساتھ دم ٹوٹ دیتا ہے اور علی اصغر کے شہرہ رگوں سے بہنے والے خون سے امام عالی مقام کا لباس رنگین ہو جاتا ہے، اور آپ شیر خوار کی لاش لے کر بی بی شہربانو کے دیر کے قریب آ کر آواز دیتے ہیں۔

شہربانو! تمہاری گودی کے لعل کو شہادت کا پیالہ ملا کر لایا ہوں یہ سنتے ہی بی بی شہربانو چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی اور جب ہوش آیا ہے تو مسجد میں گر کر گراں آتی ہیں کہ اے اللہ! میری گود خالی ہو چکی ہے! مجھے صبر عطا فرمائے۔

شیر خد کے شیر امام عالی مقام پہاڑوں جیسا صبر کرتے ہوئے بیٹھے ہی بیٹی کا قاصد | تھے کہ ایک اونٹ سوار دوڑتا ہوا حاضر ہو گیا اور خط پیش کر دیا۔ یہ خط امام عالی مقام کی بیٹی بیٹی حضرت بی بی صغہ رضی اللہ عنہا کا تھا مدینے شریف سے بیٹی امام عالی مقام کو لکھتی ہے۔

دکھ بھر اخط | ابا جان! آپ کی بد نصیب بیٹی آپ لوگوں کے انتظار میں ایک ایک دن ایک ایک برس کیے گزار رہی ہے۔ میری طرف سے اکبر بھیجا، قاسم بھیجا اور پیارے علی اصغر کو سلام دعا پیار کرنا۔ بابا علی اصغر کے لیے چھوٹا سا انگرکھا تیار کر رکھی ہو

کو میں اپنے ہاتھوں سے پہناؤں گی۔

اباجان! خدا کی قسم! مجھے ہر روز بڑے ڈراؤنے خواب نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی عمر دراز کرے میں آپ لوگوں کی طرف سے بے حد پریشان ہوں اور سخت بے چین ہوں۔ رات دن آپ لوگوں کی خیریت کے لئے دعائیں کر رہی ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کو سلامت رکھے۔

اباجان! مجھے جلد بلا لیا تاکہ اکبر بھیا اور قاسم بھیا اور بابا غولن اور محمد کو جی بھر کر دیکھ لوں۔ اور شیر خوار علی اصغر کا جھولا جھلایا کروں۔ ایا آپ مجھے جلد بلا لیں آپ تمام کے دیدار کے لئے سخت بے چین اور بے قرار ہوں۔ والسلام

خون کے آنسو امام عالی مقام کے بیٹی صغره کا خط پڑھتے ہی بے اختیار آنسو بہنے لگے۔ شطر سوار نے آنسو غور سے دیکھے تو اس نے محسوس کیا کہ امام عالی مقام کے آنسوؤں میں خون ملا ہوا ہے۔ شطر سوار نے بے چین ہو کر کہا کہ حضور آپ کا پورا لباس خون میں لال ہو گیا ہے۔ اور آپ کے ڈیروں کے اطراف یہ کس کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے شطر سوار کو تمام تفصیلات سمجھا دئے۔ شطر سوار نے کہا۔ حضور! مجھے حکم دے دیجئے تاکہ میں بھی آپ کی طرف سے شہید ہو جاؤں۔

آپ نے فرمایا نہیں بابا! تو اگر شہید ہو جائے تو میری بیٹی کو جواب کون لے جا کر دے گا۔ تو خط کا جواب میری بیٹی کو پہنچا دے یہی تیری بڑی خدمت ہو گی۔

بیٹی صفہ! تیرا خط اس وقت ملا جب کہ علی اکبر علی صخر
 کر بلا سے جواب! اور قاسم۔ عون اور محمد سب کے سب شہید ہو گئے۔ اور

ان کے لاشے میرے سامنے رکھے ہوئے ہیں۔ ان سب لاشوں کو تیرا سلام دعا
 اور پیار پہنچا دیا۔ بیٹی! اب تیرا باپ بھی کچھ دیر کا حمال ہے۔

بیٹی صفہ! زندگی بھر صبر صبر اختیار کرنا۔

یا اللہ!!! میری بے سہارا بیٹی صفہ کو تو صبر جمیل عطا فرما!

آمین، آمین، آمین

میدان کر بلا سے جواب لے کر شطرسوار امام عالی مقام سے بڑی عاجزی

سے عرض کرنے لگا۔

حضور احب سے میں مدینہ منورہ سے نکلا ہوں نہ میں پانی پیا اور نہ میرا

اوتھ پانی پیا۔ ہر باتی کر کے مجھے اور میرے اونٹ کو پانی پلا دیجئے۔

بیٹی کے قاصد کی التجا پر امام عالی مقام کا کلیجہ الٹ گیا اور غبرائی ہوئی

آواز میں روتے ہوئے فرمایا۔

مھائی! تو میری بیٹی کا قاصد ہے۔ تجھ کو کھلانا۔ پلانا اور انعام و اکرام دینا

چاہئے تھا۔ لیکن اے افسوس! میں بیٹی کے قاصد کو پانی تک نہیں پلا سکتا۔ مھائی!

ہم پر کچھ تین دن تین رات سے کھانا پانی بند کر کے ترسایا اور تڑپایا جا رہا ہے

مھائی! آج تو مجھے معاف کر دے اللہ تعالیٰ کل میدان

قیامت میں تیری ضیافت کر دے گا۔ آج کر بلا میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں

کہ قیامت کے دن جب تک تجھ کو آب کوثر نہ پلاؤں میں ایک قطرہ بھی نہ پوئ گا۔

حضرت امام عالی مقام بیٹھ کے قاصد کو وودع کر کے اپنے ڈیرے کے قریب تشریف لا کر اپنی ذوالفقار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔

واللہ! آپ کے دل پر اس وقت کیا گزر رہی ہو گی کہ آپ تین دن کے بھوکے اور پیاسے ہیں اور آپ کے رفقاء کے علاوہ سارے اہل بیت کے لشے آپ کے اطراف رکھے ہوئے ہیں اسی حالت میں آپ کو خواب نظر آتا ہے۔ میدان کربلا میں مدینہ کا دربار سامنے آگیا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آلتو بہاتے ہوئے جلوہ گر ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں۔

بیٹا حسین! میرے حسین! اہمت سے جان دیدینا قانون الہی پر قربان ہو جانا۔ لیکن فاسق و فاجر کو امیر المومنین تسلیم نہ کرنا۔

ابا حسین! تیری پیاسی زباناں دیکھ کر میرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے قراری کلجہ ترک رہا ہے۔ لیکن پھر بھی میں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیری شہادت کو قبول کرے میری امت کی بخشش کا سامان کرے گا اور تیری شہادت سے قرآن دنیا میں چمک جائے گا۔ پیارے بیٹے! پس تو اب تھوڑی دیر میں مجھ سے مل جائے گا۔

خبردار! صداقت پر قربان ہو جانا!

حضرت بی بی زینب میدان بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا خواب اکبر بلا کے ایک سے بڑھ کر

ایک دردناک منظر دیکھ، دیکھ کر نڈھال ہو گئیں اور ڈیرے میں جا کر بے
سردھ پڑ گئیں۔ اسی دوران آپ نے خواب دیکھا کہ

کو بلا کا میدان چٹیل میدان ہے اس میدان میں دور سے ایک
نیک بی بی جن کے بال بچھ رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں بہہ
رہی تھیں۔ صورت سے نور ہی نور چمک رہا تھا۔ دونوں ہاتھ پھیلائے
ہوئے پریشانی کے عالم میں بیچ کر بلا کی زمین میں آ کر رک گئیں اور آسمان
کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر یکایک زمین پر لیٹ گئیں اور اپنے بچھ رہے
ہوئے بالوں سے کر بلا کی زمین جھاڑنے لگیں۔

اس دردناک منظر کو دیکھتے ہی بی بی زینب نے خواب ہی میں روتے
ہوئے پوچھا۔ او! نیک نخت خاتون! تم کون ہو کہاں سے آئی ہو! اور
کر بلا کی زمین اپنے بالوں سے کیوں جھاڑ رہی ہو۔ اس نیک نخت خاتون نے
جواب دیا۔

بیٹی زینب! میں تیری مال فاطمہ ہوں! مدینہ سے آئی ہوں
تیرے نانا جان بھی آگئے ہیں۔

کر بلا کی زمین بالوں سے اس لئے جھاڑ رہی ہوں کہ یہاں میرے
جگر کاٹھنڈا حسین شہید ہو کر گرنے والا ہے۔ میرے لاڈلے کے لاشے کو
کنکمرے نہ چھیننے پائے۔ اس لئے کنکمرے شہر ہی ہوں۔ پس اتنا سنتے
ہی حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی چیخ نکلی گئی۔ سارے لوگ جمع ہو گئے۔
امام عالی مقام بھی دوڑتے ہوئے ڈیرے میں آ گئے۔

پیاسا سبھائی اور پیاسی بہن اپنے اپنے خواب بیان کر رہے ہیں جیسا کہ
 سن کر حسینی قافلے کے سارے ڈیروں میں کہرام مچ گیا۔ ہر ایک کی حالت روتے
 روتے غیر ہو گئی۔

عابد بیمار حضرت سیدنا خواجہ زین العابدین رضی اللہ عنہ کی حالت انتہائی
 بگڑ چکی تھی۔ ایسی ناگفتہ بہ حالت میں بھی دشمن کی طرف سے بار بار مطالبہ ہوتا
 تھا کہ

حسین! ڈیرے سے باہر آؤ ورنہ ہم ڈیروں میں گھس جائیں گے
 الوداع الوداع حسینی قافلے میں اب عابد بیمار کے سوا عورتیں اور بچیاں ہی
 باقی رہ گئیں تھیں۔ عورتیں اور بچیاں علی کرامام عالی مقام
 کو اسلام پر قربان ہونے کے لئے الوداع کہہ رہے تھے۔ اب صرف آپ کی
 باری تھی۔ آپ نے اپنی کمر سے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر یا ندھ لی۔
 سہری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ یا ندھ لیا اور سینے سے
 قرآن پاک لگا کر ہاتھ میں ذوق قرار لئے ہوئے دلدل پر سوار ہو کر میدان کربلا
 کی طرف جلتے ہوئے حسینی اللہ نعم الوکیل لخم الموحث
 ولحم النصی بڑھتے ہوئے کربلا میں پہنچ گئے۔

شامی لشکروں کا بیان ہے کہ جس وقت امام عالی مقام کی سخاری
 میدان کربلا کی طرف آرہی تھی ہذا کی قسم! ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میارک سواری آرہی ہے۔
 شہادتِ کبریٰ آسمان کا دل تڑکا! سورج گہن میں آگیا! ہوارک گئی

پرندے بے ہوش ہو کر گر رہے تھے خاتونِ جنت کے جلگہ پر ہزاروں تلواریں ٹوٹ
پڑیں رسول اللہ کے لاڈلے نواسے کی میٹھ میں ایسا پرچھا مارا گیا کہ سینہ پھٹ
کر جگر اور کلیجہ کے ٹکڑے باہر آ گئے۔

اللہ اکبر! دیکھتے ہی دیکھتے بی بی شہر بانو کا سہاگ لٹ گیا!!
کر بلا کے دو لہانڈھال ہو کر گھوڑے سے جب زمین کی طرف آ رہے تھے
تو دشمنوں کے سارے گھوڑے پیچ پیچ کر رو رہے تھے جیسے ہی آپؐ نے زمین پر
گرہ گئے گویا میں دردناک کھرام بج گیا۔ دشمن بھی بے قابو ہو کر رو دئے۔
چوندہ پرندہ اور چیتوں میں صف ماتم بکچھ گئی مگر شمر لعین نے
لے چلایا۔ حسین کو ذبح کر ڈالا۔

لیکن کون چاہتا تھا کہ شفیع روزِ محشر کے لاڈلے نواسے کو ذبح کر کے
دین و دنیا میں اپنا منہ کالا کرے۔ دوست اور دشمن اچھی طرح جانتے تھے
کہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ حق و صداقت پر شہید ہو رہے ہیں۔
پھول اور کاٹے | جہاں جہاں پھول ہوتے ہیں وہیں کاٹے بھی ہوتے
ہیں پس ایک گندم نما جو فروش یا سلم نما منافق ازلی
مردود جس کا نام سان تھا لغام کی لالچ میں اندھا ہو گیا۔

بوسہ گاہ رسولؐ پر خنجر لے کر آگے بڑھا امام عالی مقام کے سینے پر
خنجر سوار ہو کر گلے پر پوری قوت سے خنجر چلانے لگا پورا
دور لگایا لیکن مبارک خلق کٹا ہی نہ تھا سان مردود نے خود امام عالی مقام
سے پوچھا کہ حسین! یہ کیا بادو ہے کہ میرے تیرے خنجر سے تیرا گلہ کٹا ہی نہیں

امام عالی مقام نے فرمایا۔ اے سان! میرا خلق تو جہاں سے کاٹنا چاہتا ہے وہاں
 سے کاٹنا جان اسے بوسے دیا کرتے تھے۔ بوسہ گاہ رسول اللہ پر خنجر
 نہیں چلتا۔ اگر کاٹنا ہی چاہتا ہے تو مجھے پٹا دے اور گردن کی طرف سے کاٹنے پر تیری
 مراد پوری ہو جائے گی۔ جیسے آپ کو پٹا یا گیا آپ فوراً سجدے کی حالت میں ہو گئے۔
 ادھر زبانی سے مبحث کوئی الٰہی نکل رہا تھا۔ ادھر سان گردن
 پر پوری قوت سے خنجر چلا رہا تھا جیسے خنجر چلنے لگا۔ شامیوں کا بیان ہے کہ
 جس وقت امام عالی مقام کی گردن پر خنجر چل رہا تھا۔ سجدہ کی پہلی تسبیح ادا ہوتی
 ہوئی سنائی دی۔ جب سر کو نیزے پر چڑھایا گیا سجدہ کی دوسری تسبیح سنائی دی۔
 جب امام عالی مقام کی روح تن سے جدا ہوئی تو بدلیوں سے سجدہ کی تیسری
 تسبیح سنی گئی۔

بعض روایات میں یوں آئے ہیں کہ جب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
 اہل دل کی روح مبارک دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچی تو روح امام عالی مقام نے نانا جان کو دیکھتے ہی عشق و محبت میں
 ڈوب کر مر جانا۔

نانا جان! آپ کا نواسہ کہ بلا میں نماز ادا کر کے آ رہا ہے۔ مصیبت
 اداقت کے پہاڑ ہم پر ٹوٹ پڑنے کے باوجود ہم نے نماز قضا نہیں کی۔
 بعض روایات میں یوں بھی وارد ہوا ہے کہ خاتونِ جنت کی روح
 بے چین رہے قرار ہو کر چلا رہی تھی۔

اے ظالم! میرے تخت جگہ کو پیاسا نہ کاٹ!!

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں
میدان کربلا میں جو سجدہ ادا کئے
دکھلا دیا حسین نے عظمت نماز کی

جمعہ کا روز تھا ساری زمین پر غید المومنین منائی جا رہی تھی۔ نانا کا کلمہ پڑھنے
دلے نانا اور نواسوں پر عشق و محبت میں جھوم جھوم کر درود و سلام پہنچ
رہے تھے۔ اللہ صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا
محمد و جبارک وسلم۔ لیکن منافقین جن کے دلوں میں اللہ
رسول اللہ۔ آل رسول اللہ اور اولیاء اللہ سے بعض دشمنی چھپی ہوئی ہے
وہ میدان کربلا میں آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل عام کر رہے تھے۔
جیسے ہی امام عالی مقام کا ہر تن سے جدا ہوا جسم مقدس کو برہمنہ
کر کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالا گیا یہاں تک کہ آپ کے جسم مقدس
کی بوٹی بوٹی الگ ہو گئی اور ہڈیاں چوچر ہو گئیں۔ اس دل گداز مناظر سے
ساری کائنات میں صف باقم کچھ گئی اور ادھر شمر لعین۔ سالار خونخوار
آل رسول کی دشمنی میں مدہوش ہو کر حسینی قافلے کے سروں کو نیزوں پر بلند
کر کے خوشی کے لہرے لگا رہے تھے۔

پیرہہ نشین سیدانیاں | یزیدی لشکر کے سپہ سالار تمام مظلوم سیدائیوں کو
باگ ڈور میں کس کر قید کر کے لے جا رہے تھے۔
کس کا سر بلند ہے | راستے میں شمر لعین نے امام عالی مقام کے ہر مبارک کو نیزے

پر بلند کرتے ہوئے ناپتے ہوئے حضرت بی بی زینب کو طعنے زنی کرتے ہوئے کہنے لگا! زینب! میری فتح ہوئی تیرے بھائی حسین کو شکست ہو گئی۔ یہ سن کر حضرت بی بی زینب نے برجستہ جواب دیا۔

اے ظالم! دیکھ لے! میرے بھائی کا سر تم سب کے سروں سے بلند ہے اور قیامت تک حسین کا سر بلند رہے گا اور تم پر لعنت برپا رہے گی!

یہ یزیدی لشکر کو فے میں حسینی قافلے کو لے کر یزیدی لشکر کو فے کے قریب سے گذر رہا تھا۔ کو فے والے مظلوم سیدائوں کی بے بسی اور آلِ نبی کے شہزادوں کے سروں کو برچھوں پر دیکھ کر سر اور سینہ پیٹتے ہوئے رونے اور چلانے لگے واویلہ کرنے لگے۔ کو فے والوں کا واویلہ دیکھ کر حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا روتے ہوئے فرمایا: اے کو فے کے ظالمو! تم نے ہی میرے بھائی کو بلایا اور جب میرا بھائی اپنے خاندان کو لے کر آگیا تو تم نے دھوکہ دے کر کہ بلایا میں تنہا چھوڑ دیا۔

الکونی! صد حیفی! الالیونی!!!

اب رو رہے ہو اب واویلہ کر رہے ہو۔ خدا تم کو قیامت تک رلاتے رہے۔
الغرض یزیدی لشکر جہاں جہاں سے گذر رہا تھا مسلم تو مسلم غیر مسلم بھی ان مناظر کو دیکھ کر یزیدی لشکر پر لعنت بھیج رہے تھے بلکہ نفرت و حقارت سے یزیدیوں پر تھوک رہے تھے۔

میدانِ کربلا میں آلِ نبی کے قتل عام کی کیفیت آن کی آن میں سارے عالم میں پھیل گئی۔

حدیث شریف | ۱۰ / محرم الحرام ۱۰۸۰ھ اوقت بعد نماز جمعہ امام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا شریف میں اپنے دولت کدہ میں

سورہ یحییٰ یکایک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں انتہائی غمزدہ حالت میں جلوہ گر میں اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ سہرا درشتی مبارک پر گرد جمی ہوئی ہے اسی حالت میں روتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں
 سلمہ! اگر بلا میں میرا بیار حسین شہید ہو گیا!

پس خواب سے بیدار ہو کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہوک ہوک کر رونے لگیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھٹی ہیں۔

اجی جان کیوں اس قدر رو رہی۔ تو ارشاد فرمایا: سہی! ابھی ابھی

میں نے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے جن کے سہرا دار بھی پر خاک پڑی ہوئی تھی ارشاد فرمایا کہ ابھی ابھی کہ بلا کے میدان سے آ رہا ہوں۔ میرے حسین کے قتل میں موجود تھا اور اس کی شہادت کا حال دیکھ رہا تھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم مناقب اہل بیت
 حدیث ۵۸۷۳ ہ رتزدی شریف)

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے کہ بلا کی مٹی لاکھیش کی اور کہا جس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے۔ اسی وقت یہ مٹی خون بن جائے گی۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہ مٹی تھی آپ نے دیکھا تو ۱۰ / محرم الحرام ۱۰۸۰ھ بعد نماز جمعہ یہ مٹی خون آلود ہو گئی تھی۔

الغرض یزیدی لشکر جب یزید کے صدر مقام دمشق پہنچا تو دربار
 امام منعقد کیا گیا اور جبرے دربار میں امام عالی مقام کے سر مبارک کو سونے
 کے ٹشت میں رکھ کر یزید کے روبرو پیش کیا گیا یزید تکبر اور گھمنڈ میں اگڑا
 ہوا چھڑی سے امام عالی مقام کے ہونٹوں کو مارتا ہوا کہہ رہا تھا کہ یہی منہ
 میری خلافت کا انکار کر رہا تھا یہ منظر دیکھ کر ایک صحابی رسول حضرت ابو زبیر
 اسلمی رضی اللہ عنہ فوراً حلال میں آ گئے۔ اور ارشاد فرمایا۔

ارے یزید! وہاں سے چھڑی مٹائے! جہاں تو چھڑی چلا رہا ہے میں
 نے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ خبردار
 بوسہ گاہ رسول اللہ سے چھڑی مٹائے یزید نے بگڑ کر کہا۔ خبردار آپ
 صحابی رسول ہیں کہہ کر معاف کر دیتا ہوں ورنہ قتل کر دیتا۔ پھر صحابی رسول اللہ
 حلال میں آ گئے برجستہ ارشاد فرمایا۔

یزید تجھ پر ہزار افسوس ہے تو نے صحابی رسول کا لحاظ کیا لیکن جگر گوشہ
 رسول اللہ کا لحاظ رکھا یزید دوم بخود ہو گیا۔

اس کے بعد مظلوم یزیدانیوں کو سرے دربار پر پردہ لایا گیا یہ دردناک
 منظر دیکھ کر یزید کی بیٹی حبس کا نام بھی فاطمہ تھکے خود ہو کر جبرے دربار میں
 آ گئی اور بی بی زینب کی دلجوئی کرنے کے لئے آگے بڑھی۔

یزید کی دم غصہ میں آ گیا اور کمر ٹک کر اپنی بیٹی سے کہنے لگا۔
 فاطمہ! تو امیر المؤمنین یزید کی بیٹی ہے تجھ کو اسلامی پردے کا خیال
 رکھنا چاہئے فوراً پروے میں چلی جا یہ سن کر یزید کی بیٹی فاطمہ حلال میں آ گئی اور

اپنے باپ کو جواب دینے لگی۔

اباجان! بی بی زینب اصلی فاطمہ کی بیٹی ہے اس کو تو سرے بازار قیدی بنا کر لایا گیا ہے۔ اصلی فاطمہ کی بیٹی بے پردہ کر دی گئی ہے۔ میں نقلی فاطمہ ہوں آپ میرا پردہ پوچھ رہے ہو حینا کے صدقے میں ہم کو پردہ نصیب ہوا ان کو بے پردہ سر بازار لایا گیا ہے۔

اے اخوں فاطمہ کی باندی کو پردے کا حکم دے رہے ہو اور فاطمہ کی بیٹی کو سر بازار ٹھٹھٹ رہے ہو یہ یاد اپنی بیٹی کے مقابلے میں شرمندہ ہو گیا۔ نہ امت سے ہرجہ کالیا۔

یزید کی عقل ٹھکانے آگئی فوراً حکم دیا کہ تمام سیدائینوں کے باگ ڈور کھول کر حویلی میں لیجا یا جائے اور نہ لادھا کر آرام سے رکھا جائے یہ سن کر حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔

یزید! ہم مظلوم سیدائینوں کا تماشہ بھرے دربار میں تمام غیر مردوں کو دکھانا دیا اب تیری عورتوں کو ہمارا تماشا دکھانا چاہتا ہے۔ خدا کی قسم ہم تیرے گھر میں ہرگز قدم نہیں رکھیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ قوم کو مدینہ منورہ روانہ کر دے لہذا آسمانی قافلہ کی لٹی پٹی سیدائینوں نے یزید کے تمام خاطر مدارت کو ٹھکرا کر مدینہ شریف جانے کے لئے مصمم ہو گئیں۔

بالآخر یزید نے زاد سفر دے کر بے خانماں باد قافلے کو مدینہ شریف روانہ کر دیا۔ مدینہ شریف میں پہلے ہی اطلاع ہو چکی تھی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہو بیٹیاں اپنا سارا سہاگ لٹا کر اپنے بچوں کو کھانا کھالی

گود تباہ حال ہو کر آرہی ہیں جیسے ہی یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچا سارے لوگ مدینہ کے زار و قطار رونے لگے۔ جیسے ہی نظریں مزار مقدس پر پڑیں تو سارے قافلے کے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ سارے مدینہ منورہ میں کھرام مچ گیا۔ نبی زینب مدغم میں ڈوب کر فریاد کرنے لگے۔ نانا جان! احسن نواسے کے رونے سے آپ بے چین ہو جاتے تھے اس نواسے کو بھوکا پیاسا رکھ کر بلا میں ذبح کر دیا گیا جس نواسے کو آپ بوسے دیا کرتے تھے۔ اُس نواسے کی لاش کو بے گور و کفن گھوڑوں کی ٹاپوں میں روندنا گیا۔

نانا جان! آپ کی بہو بیٹیاں اپنا سہاگ لٹا کر گودیاں خالی کر کے آملر اور بے سہارا ہو کر آئے ہیں۔

نانا جان! اٹھو! ہم کو تسلی دینے کے لئے اٹھو! لپس زار و قطار روتے چلاتے ہوئے کئی مرتبہ بے ہوش ہو گئیں۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ اس فریاد اور آواز و زاری سے سارے مدینہ میں (۲) ماہ تک لوگوں کے دل ٹھکانے پر نہ رہے۔

آج اس عظیم حادثہ کو ہو کر ۱۴ صدیاں گزر گئیں لیکن آج بھی لوگوں کے آنکھوں سے آنسو رواں ہیں حسینی قافلے کی مظلومیت پر جتنے آنسو بہائے گئے اگر ایک جگہ جمع کئے جائیں تو بروئے زمین پر ایک نیا سمندر قائم ہو جائے گا۔ اود آپ کے غم میں جتنی آہ و بکاہ اور چیخ و پکار کی گئی ہے۔ اگر ایک جگہ جمع کی جائے تو سارے روئے زمین پر قیامت سے پہلے قیامت کا حال قائم ہو جائے گا۔

الغرض یزید مجتہا ہے کہ اس کی فتح ہوئی ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے
شہادت امام حسین عالی مقام کی فتح ہوئی ہے۔ اور اسلام زندہ ہو گیا ہے۔
قل حسین اصل میں مرگ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہرگز بلا کے بعد

ظالموں کا انجام | تمام خون کے قطرے شعلے بن کر دلوں میں بھر چکے آٹھے اور
آلِ بنی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شہیدوں کے
سارے عالم کے مسلمانوں کے سینوں میں پھیل گئے۔ یہاں تک کہ ساری اسلامی دنیا
میں آگ لگ گئی صاحبانِ تخت و تاج خاک و خون میں تڑپے امدان کی لاشیں
گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کر دی گئیں فتح مندوں نے حسینی قافلے کے ایک ایک
قاتل کو پکڑا اور ٹکڑے ٹکڑے بنا کر پھونک ڈالے حتیٰ کہ یزید اور یزیدیوں کی
قبر میں تک اکھاڑ کر ان کی ہڈیاں تک جلا ڈالیں۔

وہ مظلوموں کی آہیں کیا یوں ہی بیکار چلیں گی

یہی ایک دن زمین پر آسمانوں کو گرائیں گی

لگے سرکٹ کے گر نے خون کی بارش ہوئی آخر

اکڑ کر چلنے والے دب گئے زیر زمین آخر

.....
حضرت امام عالی مقام کو کربلا کے میدان میں آخر دم تک موقعہ تھا
کہ آپ دنیاوی آرام و آسائش اور دھن دولت حاصل کر لیتے لیکن آپ اسلام
پر اپنا سب کچھ لٹا کر کٹا کر اسلام کو بچا لیا ورنہ آج اسلام کی شکل کچھ اور ہو جاتی

امام عالی مقام موقع پرستی سے کام لیتے تو دنیا میں کمزوریت، فرعونیت اور شرارت
پھاجاتی اور اسلامی اصول پھیکے پڑ جاتے۔

اسی لئے حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کیا خوب فرمایا ہے۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین

دین است حسین دین پناہ است حسین

مرداد نہ داد دست در دست یزید

حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

اسوہ حسینی! آج دنیا کی کئی قومیں اسوہ حسینی پر عمل کر کے
میں سرخرو ہو رہے ہیں کسی نے کیا خوب
کہا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو

ہر قوم بیکارے گی ہمارے ہیں حسین

مکاشفات بعض بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

کے مکاشفات سے اس امر کا اظہار ہوا ہے کہ میدان قیامت
میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسین علیہ السلام کا خون
آلود لباس عرش اعلیٰ کے سامنے رکھ کر سجدہ ریز ہو جائیں گی تو اور
اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اے مرے حبیب کی بیٹی !

بول کیا چاہتی ہے۔

تو خاتونِ جنت عرض کریں گی۔

اے اللہ !

میرے حسین کی شہادت کے بدلے میرے ابا کی امت کو بخش

دے !

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِیْهِ وَسَلَّمَ

مرکزی مجلس سنت و الجماعت کی طرف سے ہر سنی و شیعہ کیلئے نظام العمل !
مقصد عمل اور دعوت عمل کے ذریعہ عوامی اعمال مضبوط ہو جائیں۔

دعوت عمل پانچاخی نظام

① روزانہ ۲ گھنٹہ بعد فجر باجماع قرأت، نعت، کتاب تعلیم
ذکر اللہ ذکر الہی یعنی کلمہ طیبہ امر تبہ بیح فاطمہ امر تبہ اور درود شریف۔ ۲۰ مرتبہ

② ہفتہ وار ۳ گھنٹے شہر کے مرکز میں
قرأت، نعت تفسیر قرآن (میلاد النبی، فجر النبی، حیات النبی، ریحہ النبی، اسلام فاتحہ عا)

③ ماہوار ہر ماہ ۲۲ گھنٹے شہر کی بڑی مسجد میں (مشورہ نظام العمل بنالیا جائے)
قرأت، نعت، بیانات، اعمال کی عملی مشق گشت
(خصوصی، عمومی، انفرادی، اجتماعی ملاقاتیں)

④ سالانہ ہر سال ۵ دن

میر تقی محمد حقیر خاکی بزرگان دین سلام نبی شاہ نقشبندی مجددی قادری